ایک بڑے ''یوٹرن'' کی ضرورت!

تحریر: حافظ عاکف سعید (امیر تنظیم اسلامی پاکستان)

نائن الیون کے بعد پاکستانی حکمران امریکہ کے آگے ایسے جھکے کہ ہر چیز اس کے قدموں میں قربان کردی۔ حالانکہ یہ کیفیت تو اللہ کے ساتھ مطلوب ہے کہ اس کے ہر حکم پر سرِ تسلیم خم کر دیا جائے۔ پہلے یوٹرن پر حکمرانوں نے سمجھا تھا کہ شاید بات یہیں ختم ہو جائے گی‘ لیکن اللہ کے بجائے امریکہ کے سامنے جھکنے کی یہ سزا ملی کہ اب تو یوٹرن کی ایک سیریز ہے کہ جس کا سلسلہ رکنے میں نہیں آ رہا۔ ہمیں مجبوراً کشمیر سے بھی یوٹرن لینا پڑا ہے اور جس جدوجہد آزادی کو ہم خود جہاد کہہ رہے تھے آج اسے امریکہ کے حکم پر دہشت گردی کہنا پڑ رہا ہے۔ حتیٰ کہ انڈیا نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ کشمیر میں دراندازی رک گئی ہے۔ اسی طرح نظریہ پاکستان‘ جس پر ملک کی اساس اور استحکام کا دارومدار ہے‘ اس سے بھی یوٹرن لیا جا رہا ہے۔ نظریۂ پاکستان سے اعلانِ براءت کے طور پر مندروں کی تعمیر اور تزئین پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے تاکہ پاکستان اور بھارت کے کلچر میں جو تھوڑا بہت فرق رہ گیا ہے وہ بھی ختم ہو جائے۔ روشن خیالی کے خوشنما عنوان کے تحت دینی اقدار سے یوٹرن لے کر ایک نیا اسلام متعارف کرایا جا رہا ہے‘ جس کے ارکانِ خمسہ میں میراتھن ریس‘ راگ رنگ کی محفلیں اور بسنت نمایاں مقام کے حامل ہیں۔ بسنت منانا اتنا ضروری ہے کہ اس کے لیے قانون سازی کی جا رہی ہے اور قومی بجٹ کا ایک قابل ذکر حصہ بسنت کے انتظامات‘ پتنگ بازی کے نقصانات سے بچنے کے لیے مختلف النوع اقدامات اور اس سب کے لیے اشتہار بازی پر صرف کیا جا رہا ہے۔ گویا یہی ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور شاید بسنت منانے پر ہی ملک وقوم کی سلامتی اور خوشحالی موقوف ہے۔ اسی طرح ایک طرف نصابِ تعلیم سے جہادی آیات کو کھرچ دیا گیا ہے تو دوسری طرف ملکی دستور سے اسلامی شقوں کو کھرچنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ یہ کس کو خوش کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے‘ لیکن اس فرعونِ وقت کے مطالبات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ قبائلی علاقوں میں کارروائی کے لیے اب وہ ہمیں بھی کسی خاطر میں لانے کو تیار نہیں۔ گویا ملکی خودمختاری بھی داؤ پر لگ چکی ہے۔ یہ سب ہمارے قومی جرائم کی سزا ہے۔ بحیثیت مجموعی دین سے غداری اور بے وفائی پوری قوم نے کی ہے۔ قوم کی اکثریت اللہ اور دین کو بھول کر دولت پرستی‘ مغربی تہذیب اور شادی بیاہ کے موقع پر ہندوانہ رسومات کو اختیار کیے ہوئے ہے۔ جب تک ہم اجتماعی توبہ نہ کریں اور ساٹھ سال سے دین قائم نہ کر کے جس مجرمانہ غفلت کا ارتکاب کیا ہے‘ اس کا تدارک نہ کریں ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ اب تو صدر پاکستان کے لب ولہجے سے بھی محسوس ہوتا ہے کہ شاید امریکہ کے سامنے ڈٹنے کا فیصلہ کن وقت آ گیا ہے‘ جو انہیں بہت پہلے کرنا چاہیے تھا۔ اب ایک ''بڑا یوٹرن'' لینا صدر مشرف اور پوری قوم کی ایک ضرورت بن چکا ہے۔ یعنی اب ہمیں اللہ کی طرف ایک بڑا یوٹرن لینا ہوگا اور امریکہ پر توکل اور بھروسہ ختم کر کے اللہ کے دامن کو تھامنا اور اسی پر توکل کرنا ہوگا۔ امریکہ کے مقابلے کے لیے ہمیں ایک بڑے مضبوط سہارے کی ضرورت ہے اور وہ سہارا اللہ کی ذات ہے۔ اگر ہم قیام پاکستان کے وقت کیے گئے وعدے کے مطابق‘ جس کا قائداعظم اور علامہ اقبال نے عزم کیا تھا‘ یہاں اسلامی نظام قائم کر دیں تو اللہ کی تائید ونصرت سے نہ صرف اپنی ایٹمی صلاحیت کی حفاظت کر سکیں گے بلکہ مثالی اسلامی ریاست کے نمونہ کے طور پر دنیا کی رہنمائی اور قیادت کے لیے مضبوط قوم بن کر ابھریں گے۔ (شائع شدہ: جناح)